از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 10 اپریل، 1995

رام بھائی لکھن بائی بھگت

بنام

سٹیٹ آف گجرات و دیگراں

[کے رامسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

حصولِ اراضی کا قانون، 1894:

دفعہ 5A(2) - حصولِ اراضی - نوٹس جس میں مالک سے ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے اعتراضات درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے - یہ بھی نوٹ کریں کہ اعتراضات کی سماعت کے وقت اسے ذاتی طور پر سنا جائے گا - ڈاک کے ذریعے اعتراضات دائر کرنے والا درخواست گزار - اعتراض پر غور - ایوارڈ - مالک کی طرف سے دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت استقراریہ کو اگلا دعویٰ - اس بنیاد پر کہ ذاتی سماعت کی عدم تعمیل دفعہ 5 اے (2) کی خلاف ورزی تھی - درست قرار نہیں پایا گیا۔

دفعہ 6 - استقراریہ کی اشاعت - حد بندی کی مدت - کے لیے حساب۔

حصولِ اراضی کی کارروائی میں حصولِ اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 5A کے تحت درخواست گزار کو ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں اس سے کہا گیا تھا کہ وہ حصول کے سلسلے میں ذاتی طور پر یا اپنے وکیل کے بذریعے اعتراضات دائر کرے۔ نوٹس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اعتراضات کی سماعت کے وقت اسے یا اس کے وکیل کو ذاتی طور پر سنا جائے گا۔ تاہم، درخواست گزار نہ تو ذاتی طور پر پیش ہوا اور نہ ہی کسی وکیل کے بذریعے بلکہ ڈاک کے بذریعے اپنے اعتراضات بھیجے۔ اعتراضات پر غور کرنے کے بعد حکومت نے دفعہ 6 کے تحت ایک اعلامیہ جاری کیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

درخواست گزار نے دفعہ 4(1) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ساتھ ساتھ دفعہ 6 کے تحت عدالت عالیہ کے سامنے اعلان کو اس بنیاد پر ناکام چیلنج کیا کہ چونکہ اسے کوئی ذاتی سماعت نہیں دی گئی تھی اس لیے یہ دفعہ 5A کی ذیلی دفعہ (2) کی خلاف ورزی تھی۔

اس عدالت میں درخواست گزار کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ (1) جب درخواست گزار نے اپنے اعتراضات دائر کیے تھے، تو حصولِ اراضی کا افسر ثبوت جمع کرنے اور ذاتی سماعت کے لیے ایک مخصوص تاریخ طے کرتے ہوئے مزید نوٹس دینے کا پابند تھا اور چونکہ ایسا نہیں کیا گیا تھا، اس لیے یہ دفعہ 5A کی ذیلی دفعہ (2) کی خلاف ورزی تھی؛ اور (2) چونکہ دفعہ 6 کے تحت اعلان ایک سال سے زیادہ عرصے میں شائع کیا گیا تھا، اس لیے یہ قانون میں نامناسب تھا۔

عرضی کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. یہ غیر معمولی بات ہے کہ جب حصولِ اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 5A کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت سماعت کا موقع دینے کا پابند ہو تو درخواست گزار حصول پر اعتراض دائر کرنے پر ذاتی طور پر یا مجاز نمائندے یا وکیل کے بذریعے پیش ہونے اور اس کی سماعت کا حقدار ہے۔

2. مانا جاتا ہے کہ درخواست گزار ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے پیش نہیں ہوا تھا بلکہ اس نے ڈاک کے بذریعے اپنے اعتراضات دائر کرنے کا انتخاب کیا تھا۔ یہ واضح ہوگا کہ وہ اعتراضات پیش کرتے وقت سماعت کا فائدہ اٹھانے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ درخواست گزار نے اعتراضات کو ڈاک کے بذریعے بھیجنے کا انتخاب کیا اور جب نوٹس میں اشارہ کیا گیا کہ اسے اعتراضات کے ساتھ ذاتی طور پر یا وکیل یا مجاز نمائندے کے بذریعے پیش ہونا ہے لیکن وہ ناکام رہا تو پھر سماعت کی مزید تاریخ دینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لہذا، سماعت کا موقع نہ دینے پر حصولِ اراضی کے افسر کے دروازے پر کوئی غلطی نہیں رکھی جا سکی۔

شیام نندن پرساد و دیگراں بنام ریاست بہار و دیگراں [1993] 4 ایس سی سی 255 اور سر فرید احمد عبد الصمد اور دوسرا بنام احمد آباد شہر کی میونسپل کارپوریشن و دیگر، [1976] 3 ایس سی سی 719، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

3. دفعہ 6 کی شق (2) کے تحت اعلامیہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے ایک سال کے اندر شائع کیا جائے گا۔ اس حصے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اشاعت کی تاریخ سے ایک سال شمار کیا جانا چاہیے یعنی گزٹ میں یا اس کے تحت تصور کردہ اشاعت کی آخری تاریخوں میں، اس وقت کو چھوڑ کر جس کے دوران عدالت عالیہ کی طرف سے مزید کارروائی پر روک لگائی گئی تھی۔ آخری تاریخ کو ایک سال شمار کرنے کے لیے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ کہا جاتا ہے۔ یہ دیکھا جائے گا کہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ دفعہ 4(1) کے تحت مقامی اشاعت کی آخری تاریخوں کے ایک سال کے اندر شائع کیا گیا تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 378، سال 1995۔

1992 میں ایس سی اے نمبر 7965 میں گجرات ہائی کورٹ کے 5.9.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے انیل بی دیوان، انل نوریہ اور مس اندو گوسوامی شامل ہیں۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا تھا:

درخواست گزار کے وکیل کو تفصیل سے سننے کے بعد، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ مداخلت کے لیے موزوں مقدمہ نہیں ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ 18 جولائی 1991 کو درخواست گزار کو دفعہ 5A کے تحت ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں درخواست گزار سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے تحریری اعتراضات، اگر کوئی ہوں، پیش کرے، اور یہ نوٹس میں خاص طور پر اس طرح بیان کیا گیا تھا:

"لہذا، آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر آپ کو قرار دادوں کے مطابق اس زمین کے حصول کے سلسلے میں کوئی اعتراض ہے۔ مذکورہ ایکٹ کے تحت، آپ ذاتی طور پر یا اپنے مجاز شخص یا وکیل کے بذریعے، اس عوامی نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے 30 دن کے اندر ڈپٹی کلکٹر اور حصولِ اراضی کے افسر شری ویاس کے دفتر میں نمائندگی کریں گے اور اعتراضات پیش کرنے کے وقت، آپ یا آپ کے وکیل کی طرف سے بیان کردہ حقائق کو بھی سنا جائے گا۔

درخواست گزار کو مطلع کیا گیا کہ اگر اسے مذکورہ ایکٹ کے تحت نوٹیفکیشن کے مطابق اپنی زمین کے حصول کے سلسلے میں کوئی اعتراض ہے تو وہ ذاتی طور پر یا اپنے مجاز نمائندے یا وکیل کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بذریعے اس جانب سے ڈپٹی کلکٹر اور حصولِ اراضی کے افسر شری ویاس کو عوامی نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے 30 دن کے اندر نمائندگی کرے۔ اس کے بیان کردہ حقائق پر اعتراضات پیش کرتے وقت، اس کے مجاز نمائندے یا خود یا اس کے وکیل کو بھی سنا جائے گا۔ اس کے مطابق، تسلیم شدہ طور پر، درخواست گزار نے اپنے اعتراضات ڈاک کے ذریعے بھیجے تھے۔ لیکن وہ ذاتی طور پر پیش نہیں ہوئے اور نہ ہی کسی وکیل کے بذریعے پیش ہوئے۔ اعتراضات پر غور کیا گیا اور ریاستی حکومت کو ایک رپورٹ پیش کی گئی۔ اس کے مطابق، رپورٹ پر غور کرنے کے بعد، حصولِ اراضی کے قانون 1890 / 1 کی دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ جیسا کہ ایکٹ 1984 / 68 کے تحت ترمیم کی گئی تھی، 16 جولائی 1992 کو اس میں مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق شائع کیا گیا تھا۔

درخواست گزار نے 25 جون 1991 کو دفعہ 4(1) کے تحت شائع ہونے والے نوٹیفکیشن اور اعلامیے کو بھی چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ عدالت عالیہ میں بنیادی دلیل تھی کہ چونکہ درخواست گزار کو کوئی ذاتی سماعت نہیں دی گئی تھی، اس لیے یہ ایکٹ کی دفعہ 5A کی ذیلی دفعہ (2) کی خلاف ورزی ہے۔ ذیلی دفعہ (2) اس طرح غور کرتی ہے:

"اعتراضات کی سماعت -(1) کوئی بھی شخص جو کسی ایسی زمین میں دلچسپی رکھتا ہے جسے دفعہ 4، ذیلی دفعہ (1) کے تحت مطلع کیا گیا ہے، جیسا کہ کسی عوامی مقصد کے لیے یا کمپنی کے لیے ضروری یا ممکنہ طور پر ضروری ہے، [نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے تیس دن کے اندر]، زمین کے حصول یا علاقے میں کسی بھی زمین کے حصول پر اعتراض کر سکتا ہے، جیسا بھی معاملہ ہو،

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت ہر اعتراض کلکٹر کو تحریری طور پر کیا جائے گا، اور کلکٹر اعتراض کنندہ کو [ذاتی طور پر یا اس کی طرف سے مجاز کسی شخص کے ذریعے] یا وکیل کے ذریعے سننے کا موقع دے گا اور اس طرح کے تمام اعتراضات کو سننے کے بعد اور ایسی مزید تفتیش کرنے کے بعد، اگر کوئی ہو، جو وہ ضروری سمجھے، [یا تو اس زمین کے حوالے سے رپورٹ کرے گا جسے دفعہ 4، ذیلی دفعہ (1) کے تحت مطلع کیا گیا ہے، یا ایسی زمین کے مختلف پارسل کے حوالے سے مختلف رپورٹیں مناسب حکومت کو پیش کرے گا، جس میں اعتراضات پر اس کی سفارشات ریکارڈ کے ساتھ ہوں گی۔ اس حکومت کے فیصلے کے لیے اس کی طرف سے کی گئی کارروائی کا]۔ اعتراضات پر [مناسب حکومت] کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

(3) اس دفعہ کے مقصد کے لیے، ایک ایسا شخص زمین میں دلچسپی رکھتا سمجھا جائے گا جو اس ایکٹ کے تحت زمین حاصل کرنے کی صورت میں معاوضے میں سود کا دعوی کرنے کا حقدار ہو گا۔

عدالت عالیہ نے معاملے پر غور کیا ہے اور اپنا نتیجہ اس طرح درج کیا ہے:

"غیر متنازعہ حقیقت یہ ہے کہ درخواست گزار کی طرف سے تحریری طور پر اعتراضات دائر کیے جانے کے بعد، مذکورہ اعتراض کی سماعت کے لیے کوئی باضابطہ نوٹس جاری نہیں کیا گیا۔ اس کیس کے حقائق پر، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حصولِ اراضی کے قانون کی دفعہ 5A(2) توضیعات کی تعمیل کی جانی چاہیے جب نوٹس، سال 18 جولائی 1991 میں کہا گیا کہ اعتراضات پیش کرتے وقت اعتراض کرنے والوں یا ان کے وکلاء کی سماعت کی جائے گی۔

دفعہ 5A کی ذیلی دفعہ (2) میں تحریری طور پر اعتراضات درج کرنے کی ضرورت ہے اور کلکٹر پر یہ لازمی فرض بھی عائد کیا گیا ہے کہ وہ اعتراض کنندہ کو سماعت کا موقع فراہم کرے۔ فوری معاملے میں، 18 جولائی 1991 کے ایک نوٹس کے ذریعے درخواست گزار کو دو چیزوں سے آگاہ کیا گیا تھا- پہلا یہ کہ درخواست گزار کو نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے 30 دن کے اندر اعتراضات دائر کرنے چاہئیں اور دوسرا، اعتراضات پیش کرتے وقت، اعتراض کنندہ یا اس کے وکیل کو سنا جائے گا۔ اس کا مطلب بہت واضح ہے۔ اعتراضات کی سماعت کے لیے کوئی مخصوص تاریخ طے نہیں کی گئی تھی، لیکن جو کہا گیا تھا وہ یہ تھا کہ اعتراضات خود اعتراض کنندہ کے بذریعے یا مجاز شخص کے بذریعے یا کسی وکیل کے بذریعے ذاتی طور پر دائر کیے جائیں اور پھر اس وقت سماعت کی جائے گی۔ مذکورہ نوٹس میں اعتراضات پیش صنعتی عمل کے وقت ذاتی سماعت پر غور کیا گیا۔ تاہم درخواست گزار نے تحریری طور پر اپنا اعتراض دائر کرنے کا فیصلہ کیا اور اسے ڈاک کے ذریعے بھیج دیا۔ یہ درخواست گزار کا معاملہ نہیں ہے کہ اعتراضات کی کاپی کے ساتھ ذاتی طور پر کلکٹر کے دفتر جانے کی کوئی کوشش کی گئی تھی۔ یہ بھی متنازعہ نہیں ہے کہ تحریری طور پر دائر کیے گئے اعتراضات پر غور کیا گیا اور رپورٹ پیش کی گئی۔ دوسرے لفظوں میں، ایسا نہیں ہے کہ تحریری اعتراضات کو نظر انداز کیا گیا تھا۔

ایوارڈ میں حصولِ اراضی کے کلکٹر کے مشاہدے کو 18 جولائی 1991 کے مذکورہ نوٹس کے تناظر میں پڑھنا ہو گا۔ لہذا، جب ایوارڈ میں یہ کہا گیا ہے کہ ذاتی سماعت کے لیے تاریخ طے کی گئی تھی اور اعتراض کنندہ کی جانب سے کوئی موجود نہیں تھا، تو اس کا مطلب واضح طور پر یہ ہے کہ اگرچہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اعتراضات پیش صنعتی عمل کے لیے 30 دن کا وقت دیا گیا تھا اور سماعت اسی کو پیش صنعتی عمل کے وقت دی جاتی تھی، لیکن درخواست گزار ذاتی طور پر موجود نہیں تھا۔ ہماری رائے میں، موجودہ معاملے میں حصولِ اراضی کے قانون کی دفعہ 5A(2) کی توضیعات کی تعمیل کی گئی تھی۔"

درخواست گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل شری انیل بی دیوان نے سر فرید احمد عبد الصمد و دیگر بنام دی میونسپل کارپوریشن آف دی سٹی آف احمد آباد و دیگر میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے [1976] 3 ایس سی سی 719 میں سختی سے دلیل دی کہ مالک اراضی کو ضروری مواد رکھ کر اور اگر ضروری ہو تو ثبوت جمع کر کے اور مدعا علیہ کے گواہ سے جرح کر کے حصول پر اعتراض کرنے کا حق ہے۔ جب وہ اعتراضات دائر کر دیتا ہے، تو حصولِ اراضی کا افسر ثبوت جمع کرنے اور سماعت کے لیے ایک مخصوص تاریخ طے کرتے ہوئے مزید نوٹس دینے کا پابند ہوتا ہے۔ چونکہ ایسا نہیں کیا گیا تھا، اس لیے یہ ایکٹ کی دفعہ 5A کی ذیلی دفعہ (2) کی خلاف ورزی ہے۔ یہ غیر معمولی بات ہے کہ جب سماعت کا موقع ایکٹ کی دفعہ 5A کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت دیا جانا واجب ہے، تو درخواست گزار حصول پر اعتراض دائر کرنے پر ذاتی طور پر یا مجاز نمائندے یا وکیل کے بذریعے پیش ہونے اور اس کی سماعت کا حقدار ہے۔ دفعات 4(1) اور 6(2) میں دفعات 11 کے تحت ایوارڈ دینے کے لیے مقررہ وقت کے اندر مزید کارروائی کرنے کے لیے ایکٹ 68، سال 1984 کے ذریعے ترمیم شدہ تفصیلی طریقہ کار تجویز کیا گیا ہے۔ اگر وہ دفعہ 6(2) کے تحت اشاعت کی آخری تاریخوں کی تاریخ سے دو سال کے اندر ایوارڈ دینے میں ناکام رہتا ہے، تو حصول کی کارروائی اس وقت تک ختم ہونی چاہیے جب تک کہ اس کی وضاحت کا احاطہ نہ کیا جائے۔ یہ بدنام تھا کہ برسوں سے کوئی ایوارڈ نہیں دیا جا رہا تھا جس سے مالک اراضی کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ دفعہ 4(1) اور دفعہ 6(2) میں ایوارڈ دینے کے لیے وقت کی حد اور دیگر طریقہ کار کے اقدامات زمین میں دلچسپی رکھنے والے شخص کی ان کہی مشکلات کو کم کرنے اور خزانے پر غیر ضروری بوجھ کو روکنے کے لیے بنائے گئے تھے۔ اس کے اعضاء کے طور پر، جب تک کہ دفعہ 17(4) کے تحت طاقت کا استعمال نہ کیا جائے، دفعہ 5A کے تحت جانچ 30 دن کے اندر یا ناگزیر کم از کم مدت کے اندر مکمل کی جانی چاہیے۔ لہذا، دفعہ 5A کے تحت تحقیقات کا طریقہ کار ایک وسیع مقدمے کی طرح نہیں ہے۔ دفعہ 5 (2) میں ترمیم کی گئی اور سماعت کے حق کو فطری انصاف کے قانون کی ترقی کے مطابق لازمی قرار دیا گیا۔ دعویدار کے لیے سماعت کے علاج سے بچنے کے لیے کھلا ہوگا۔ لیکن یہ لازمی ہے کہ ذاتی سماعت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کا حق مالک یا زمین میں دلچسپی رکھنے والے شخص کو دیا جائے جو حصولِ اراضی کے افسر کو معلوم ہو یا اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہو کہ ایسے شخص کو زیر حصول زمین میں دلچسپی ہے۔

موجودہ معاملے میں نوٹس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ درخواست گزار نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے 30 دن کے اندر اپنے اعتراضات دائر کرنے کے لیے آزاد ہے اور اگر وہ چاہے اور جب اس نے اعتراضات دائر کیے تو اسے ذاتی طور پر یا مجاز نمائندے یا وکیل کے بذریعے پیش ہونے کے لیے بھی کہا گیا تھا اور اسے اپنے اعتراضات پر سنا جائے گا۔ مانا جاتا ہے کہ درخواست گزار ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے پیش نہیں ہوا تھا بلکہ اس نے ڈاک کے بذریعے اپنے اعتراضات دائر کرنے کا انتخاب کیا تھا۔ یہ واضح ہو گا کہ وہ اعتراضات پیش کرتے وقت سماعت کا فائدہ اٹھانے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ اگر یہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس میں وہ ذاتی طور پر پیش ہوئے اور اعتراضات دائر کیے اور سماعت کی درخواست کی، لیکن کسی نہ کسی وجہ سے ان کی سماعت نہیں ہوئی، تو وقت دیا جانا چاہیے اور شاید اسے سماعت کے لیے اگلی مختصر تاریخ تک ملتوی کرنے کی دوبارہ درخواست کی جا سکتی ہے۔ یہ غور کرنے کے لیے ایک مختلف حالات ہوں گے کہ آیا سماعت کے لیے ایسی تاریخ دینے میں ناکامی دفعہ 5 (2) کی خلاف ورزی ہے۔ درخواست گزار نے اعتراضات کو ڈاک کے بذریعے بھیجنے کا انتخاب کیا ہے اور جب نوٹس اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسے ذاتی طور پر یا وکیل یا مجاز نمائندے کے بذریعے اعتراضات کے ساتھ پیش ہونا تھا لیکن وہ ناکام رہا تو پھر سماعت کی مزید تاریخ دینے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

دفعہ 5A(2) کے تحت سماعت کا حق لازمی ہے اور حصولِ اراضی کے افسر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ مالک یا زمین میں دلچسپی رکھنے والے شخص کو سماعت کا موقع فراہم کرے۔ شیام نندن پرساد و دیگران بنام ریاست بہار و دیگران، [1993] 4 ایس سی سی 255 جس کا حوالہ سری دیوان نے بھی دیا ہے، میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ تناسب غیر معمولی ہے اور اس کی تعمیل کرنی ہو گی۔ اس کے مطابق، حصولِ اراضی کے افسر نے نوٹس جاری کرنے میں اسے ہلکے سے یا غیر معمولی طور پر نہیں لیا لیکن فریقین نے ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے پیش ہونے کا انتخاب نہیں کیا تھا۔ سماعت کا موقع نہ دینے پر حصولِ اراضی کے افسر کے دروازے پر کوئی غلطی نہیں رکھی جا سکی۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ عدالت عالیہ میں دائر اس کی رٹ پٹیشن میں مذکور تاریخوں پر، دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ ایک سال سے آگے شائع کیا گیا تھا اور اس لیے یہ اعلامیہ قانون

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں غلط ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ دفعہ 6 کی شق (2) کے تحت اعلامیہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے ایک سال کے اندر شائع کیا جائے گا۔ اس حصے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اس کے تحت تصور کردہ اشاعت کی تاریخ سے ایک سال شمار کرنا ہوگا، اس وقت کو چھوڑ کر جس کے دوران عدالت عالیہ نے مزید کارروائی پر روک لگادی تھی۔ آخری تاریخ کو ایک سال شمار کرنے کے لیے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ کہا جاتا ہے۔ یہ دیکھا جائے گا کہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ گزٹ میں ان کی اشاعت کی قربت کے پیش نظر دفعہ 4(1) کے تحت مقامی اشاعت کی آخری تاریخوں کے ایک سال کے اندر شائع کیا گیا تھا۔

اگرچہ اس نکتے پر عدالت عالیہ میں بحث نہیں کی گئی تھی، چونکہ فاضل وکیل نے یہ نقطہ اٹھایا ہے، ہم نے اسی کے مطابق سنا اور جواب دیا ہے۔

اس لیے ایس ایل پی کو خارج کر دیا جاتا ہے۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document